سرزمینِ فلسطین (اہمیت وفضیلت)
قرآن وحدیث کی روشنی میں (دوسری اور آخری قسط)

مولانا محمد ارشد خان
فاضل دار العلوم دیوبند (وقف)، انڈیا

⑤: سفرِ معراج میں بیت المقدس میں حاضری

سفرِ معراج میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاً بیت المقدس لے جایا گیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی، پھر آسمان کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ (شرح مشکل الآثار: ۱۲/ ۵۳۸)

⑥: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کا نظارہ فرمانا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفرِ معراج سے واپس تشریف لائے اور آپ کے سفر کی بابت کفارِ مکہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس سے متعلق حالات، دروازے اور کھڑکیوں کی تعداد سے متعلق سوالات کیے تو بطور معجزہ یکدم سارے حجابات درمیان سے مرتفع ہوگئے اور بیت المقدس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ کر سارے جوابات ارشاد فرمائے۔ (مستفاد: صحيح البخاري، ت: تقي الدين ندوي: ۳۸۸/ ۳، رقم الحديث: ۳۸۸۶)

⑦- ہرقل کا بیت المقدس سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو خط لکھنا

سن ۶ ھ میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شاہانِ عالم کی طرف دعوتِ اسلام کے خطوط روانہ کرنا شروع کیے تو ان میں ایک خط آپ نے قیصر روم کو بھی ارسال فرمایا، قیصر روم اس وقت ایلیا یعنی بیت المقدس میں تھا، اس نے عرب کے کسی باشندے کو طلب کیا، اتفاق سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سفر تجارت پر شام گئے ہوئے تھے اور اس وقت آپ غزہ میں مقیم تھے، تو اس کے حواریوں نے آپؓ کو اس کے روبرو پیش کیا، پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت ابوسفیانؓ سے مکالمہ کیا، جس کے بعد حضرت ابوسفیانؓ وغیرہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت واہمیت طاری ہوگئی۔ (مستفاد از سیرتِ مصطفی: ۳۶۶/ ۲)

⑧: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیت المقدس کے قریب دفن ہونے کی خواہش

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ وادیِ تیہ میں تھے، اچانک ایک دن آپ کے پاس ملک الموت تشریف لائے، حضرت نے انہیں ایک چپت رسید کی، جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی دوبارہ لوٹائی اور انہیں دوبارہ حضرت کے پاس بھیجا، انہوں نے آکر اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کو سنایا کہ اگر آپ رہنا چاہتے ہیں تو فلاں بیل کی پشت پر ہاتھ پھیریں تو اس کے بال کے بقدر آپ کی عمر میں اضافہ کردیا جائے گا، اس موقع پر حضرت نے اللہ تعالیٰ سے بیت المقدس (فلسطین) کے قریب دفن کی خواہش ظاہر فرمائی۔
(مستفاد: صحيح البخاري، ت: تقي الدين ندوي: ٦٣٩/ ١، رقم الحديث: ١٣٣٩)

فائدہ: ملک الموت انسانی روپ میں آئے تھے، اور بلا اجازت واطلاع آئے تھے تو آپ علیہ السلام نے سرزنش کے طور پہ ضرب لگائی۔ (مستفاد از انعام الباری: ۷/ ۵۰۴، نجاح القاری: ۳۶۴/ ۸)

⑨: ارضِ مقدسہ میں فتنوں کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارضِ مقدسہ میں خلافت کے قائم ہونے پر فتنوں کی پیش گوئی فرمائی ہے، نیز اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامت بھی قرار دیا ہے، اکثر شارحین کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد سرزمینِ شام ہے اور خلافت سے مراد خلافتِ بنواُمیہ ہے۔ (أبو داود مع بذل المجهود: ١٠٣/ ٩، رقم الحديث: ٢٥٣٥)

⑩ - بیت المقدس انبیاء علیہم السلام کا منبرِ دعوت رہا ہے

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ایک مرتبہ پانچ باتوں کا حکم فرمایا، معاً بنی اسرائیل کو ان باتوں کی طرف دعوت کا بھی حکم دیا تو آپ علیہ السلام بیت المقدس تشریف لے گئے اور بنی اسرائیل کو اس میں جمع فرما کر ارشادِ ربانی سے انہیں آشنا کیا۔ (مستفاد: سنن الترمذي قديم، كتاب الأمثال: ٥٧٦/ ٢)

⑪ - دجال سے بیت المقدس کا تحفظ

دجال کے خروج کے بعد اس کی شرانگیزی اور دسترس سے کوئی چیز بچ نہ سکے گی، بے شمار استدراجات اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں گے، اس کے ایک ہاتھ میں جنت اور دوسرے میں دوزخ ہوگی، اہلِ ایمان شدید ابتلاء وآزمائش سے دوچار ہوں گے، دجال کی ریشہ دوانی کسی ایک خطہ تک محدود نہ ہوگی کہ لوگ کسی محفوظ خطہ کی طرف منتقل ہوجائیں، بلکہ چند دنوں میں پورے عالم کا وہ چکر لگالے گا، البتہ بنصِ حدیث مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مسجدِ اقصیٰ اور طور اس کے قدم پر فتن سے محفوظ ہوں گے۔ (مسند الإمام أحمد: ١٨٠/ ٣٨)

⑫ - شام میں فساد کا وقوع خیر سے محرومی کا باعث ہوگا

جب اہلِ شام میں بگاڑ آجائے گا تو خیر وہاں سے اُٹھالی جائے گی، عند البعض اس سے مراد بنوامیہ کا

دور ہے، اسی طرح جب جب وہاں بگاڑ ہوگا تو خیر سلب کرلی جائے گی، تاہم قیامت تک ایک جماعت حق پر قائم رہے گی اور بلا خوف لومۃ لائم اپنی ذمہ داری ادا کرتی رہے گی۔ (مستفاد من تحفة الألمعي: ٥/ ٥٧١)

⑬: شام میں خصوصی رحمتِ حق

اہلِ شام کے لیے حضور اکرم ﷺ کی خصوصی دعائیں اور بشارتیں رہی ہیں، انہیں میں سے ایک مژدہ جانفزا یہ بھی ہے کہ ملائکہ خداوندِ قدوس اہلِ شام پر اپنا پر پھیلائے ہوئے ہیں، مراد اس سے کفر، مہلکات و موذیات سے تحفظ اور خصوصی برکات ہے۔ حافظ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: طوبیٰ سے مراد یہ دعا ہے کہ: ''اللّٰھم طيبها بكثرة المؤمنين و الخواص من أمتي لكثرة الأنبياء بها.'' (سنن الترمذي: ٢/ ٧١٤)

⑭: -فتنوں کے دور میں شام کو اپنا مسکن بناؤ

ملک شام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حضرموت جو کہ عدن کے قریب واقع ہے جب اس میں آگ بھڑک اُٹھے گی یا عند البعض جب وہاں سے فتنے رونما ہوں گے تو اہلِ ایمان کو اپنا تحفظ اور متاعِ ایمان کی حفاظت کے لیے شام کا رخ اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ ملک شام اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت گاہ بنا ہوا ہوگا۔ (سنن الترمذي: ٤٩٢/ ٢)

⑮ -فتنوں کے زمانے میں شام دار الہجرت ہوگا

قربِ قیامت میں جب شورش و فتنے ہر جانب سے رونما ہوں گے، ناگفتہ بہ حالات ہوں گے، پرفتن حوادث وقوع پذیر ہوں گے تو اس پر آشوب دور میں اہلِ ایمان اپنے متاعِ دین و اسلام کے تحفظ کے لیے ہجرت پر آمادہ ہوں گے، نیز انہیں ہجرت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار الہجرت یعنی شام کا ہی رُخ کرنا ہوگا، تاکہ حفظ و امان میسر آئے۔ (أبو داؤد مع البذل: ٩/ ١٧، رقم الحديث: ٢٤٨٢)

⑯: -فتنوں کے زمانے میں شام میں دینی حصار ہوگا

حضور اکرم ﷺ کو بذریعہ خواب دکھلایا گیا کہ فتنوں کے زمانے میں دین و ایمان کا تحفظ شام میں ہوگا، لہٰذا آپ ﷺ نے قربِ قیامت میں فتنوں کے وقوع پذیر ہونے کے بعد شام کی طرف ہجرت کا حکم صادر فرمایا۔ (مستفاد: فتح القريب المجيب شرح الترغيب و الترهيب: ١٢/ ٣٨٢)

⑰: -شام کے لیے برکت کی دعا

حضور اکرم ﷺ نے شام کے لیے برکت کی دعائیں مانگی ہیں:

''عن ابن عمرؓ قال: ذكر النبي ﷺ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا.'' (صحيح البخاري، ت: تقي الدين: ٢٠٩/ ٦، رقم الحديث: ٧٠٩٤)